بسم اللہ الرحمن الرحیم

Merry Christmas کہہ کر مبارک باد پیش کرنا جائز نہیں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے نہیں، اللہ کے برگزیدہ رسول اور نبی ہیں

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی پیدائش کا جو عمومی ضابطہ بنایا ہے، وہ یہ ہے کہ مرد وعورت کا نکاح کرکے صحبت کرنا، اس کے بعد اللہ کے حکم سے حمل ٹھہرنا اور ولادت کا ہونا۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اس ضابطہ کے علاوہ بھی بعض انسانوں کی تخلیق کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اس طرح پیدا فرمایا کہ اُن کی پیدائش میں نہ کسی مرد کا کوئی دخل تھا، نہ کسی عورت کا۔ حضرت حوا کو چونکہ حضرت آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا کیا تھا، اس لئے ان کی پیدائش میں مرد کا تو فی الجملہ دخل تھا، عورت کا کوئی دخل نہیں تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو باپ کے بغیر صرف ماں (حضرت مریم بنت عمران) سے فلسطین کے مشہور شہر ''بیت لحم'' میں پیدا فرمایا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران آیت ۵۹ میں بیان فرمایا کہ اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم جیسی ہے، اللہ نے انہیں مٹی سے پیدا کیا، پھر اُن سے کہا کہ ہوجاؤ، بس وہ ہوگئے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں تمام مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول اور نبی ہیں۔ قرآن کریم میں تقریباً ۲۵ جگہوں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام ذکر ہوا ہے۔ اور اُن کو پھانسی نہیں دی گئی، بلکہ انہیں آسمانوں میں اٹھالیا گیا اور اُن جیسے ایک دوسرے شخص کو پھانسی دی گئی تھی، جیسا کہ سورۃ النساء آیت ۱۵۷ اور ۱۵۸ میں اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا: انہوں نے عیسیٰ کو نہ قتل کیا تھا، اور نہ انہیں سولی دے پائے تھے، بلکہ انہیں اشتباہ ہوگیا تھا۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے وضاحت کے ساتھ بیان فرمادیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی نہیں دی گئی تھی، بلکہ انہیں اوپر اٹھالیا تھا۔ اس واقعہ کی پوری تفصیل نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمائی ہے جو احادیث میں موجود ہے۔ نیز احادیث میں ہے کہ قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول دمشق کے مشرق میں سفید مینار پر ہوگا، اور پھر اُن کی سرپرستی میں دنیا کے چپہ چپہ پر مسلمانوں کی حکومت قائم ہوگی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخ ولادت کے متعلق کوئی تحقیقی بات کسی بھی مذہب کی مستند کتاب میں موجود نہیں ہے حتی کہ عیسائیوں کی کتاب میں بھی یہ ذکر نہیں ہے کہ ۲۵ دسمبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی، لیکن کسی دلیل کے بغیر عیسائیوں نے ۲۵ دسمبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخ پیدائش تسلیم کرلی ہے۔ حالانکہ قرآن وحدیث اور اسی طرح بائیبل سے جو اندازہ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش گرمی کے موسم میں ہوئی تھی۔ بائیبل (باب ۲ آیت ۸) میں ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام رات میں پیدا ہوئے تو اُس وقت چرواہا اپنی بھیڑوں کو باہر چرا رہا تھا۔ بیت لحم میں دسمبر کے آخری ایام میں اتنی برف باری ہوتی ہے کہ کوئی شخص اپنے گھر سے بھی باہر نہیں نکل سکتا۔ اور بائیبل میں ہے کہ چرواہا اپنی بھیڑوں کو باہر چرا رہا تھا، دسمبر کے مہینے میں بیت لحم (فلسطین) میں سخت برف باری کی وجہ سے رات کے وقت بھیڑوں کو باہر چرانا ممکن ہی نہیں ہے۔ نیز قرآن کریم (سورۃ مریم آیت ۲۵) میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے فوراً بعد حضرت مریم سے کہا کہ تم کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ، اس میں سے پکی ہوئی تازہ کھجوریں تم پر جھڑیں گی، اس کو کھاؤ۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ کھجوریں سردیوں کے موسم میں نہیں بلکہ گرمیوں کے موسم میں پکتی ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی متعدد دلائل ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش گرمیوں میں ہوئی۔

عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جنا (معاذ اللہ)، یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں، جس کی سورۃ مریم میں بہت سخت الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تردید کی ہے: یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی اولاد ہے، (ایسی بات کہنے والو!) حقیقت یہ ہے کہ تم نے بڑے سنگین جرم کا ارتکاب کیا ہے، کچھ بعید نہیں کہ اس کی وجہ سے آسمان پھٹ پڑیں، زمین پھٹ جائے، اور پہاڑ ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں، کہ لوگوں نے اللہ کے لئے اولاد کا دعویٰ کیا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو۔ سورۃ الاخلاص میں بھی اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں بیان کردیا کہ اللہ کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ غرضیکہ قرآن وحدیث کی واضح تعلیمات کی روشنی میں تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے نہیں ہیں، بلکہ بشر ہیں، اور اس میں کوئی بھی سمجھوتا نہیں کیا جاسکتا ہے۔

عیسائی حضرات ۲۵ دسمبر کو اس یقین کے ساتھ Merry Christmas مناتے ہیں کہ ۲۵ دسمبر کو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جنم دیا نعوذ باللہ۔ ہم اُن کے مذہب میں کوئی مداخلت نہیں کرنا چاہتے، لیکن ہمارا یہ دینی فریضہ ہے کہ اس موقع پر منعقد ہونے والی اُن کی مذہبی تقریبات میں شرکت نہ کریں اور نہ کسی شخص کو Merry Christmas کہہ کر مبارک باد پیش کریں، کیونکہ یہ جملہ قرآن وحدیث کی روح کے سراسر خلاف ہے۔ ہاں اگر آپ کا کوئی پڑوسی یا ساتھی عیسائی ہے اور وہ اس موقع پر Merry Christmas کہتا ہے تو آپ خوش اسلوبی کے ساتھ دوسرے الفاظ (مثلاً شکریہ) کہہ کر کنارہ کشی اختیار کرلیں کیونکہ جس عقیدہ کے ساتھ Merry Christmas منایا جاتا ہے وہ قرآنی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے۔ آپ کو اپنے پڑوسی یا ساتھی کی فکر ہوسکتی ہے، لیکن دوسری طرف اللہ کی ناراضگی اور سخت عذاب کا بھی معاملہ ہے، اس لئے واضح الفاظ میں اُن سے کہہ دیا جائے کہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجودیکہ ایک برگزیدہ رسول اور نبی ہیں، وہ اللہ کے بیٹے نہیں۔ اس لئے اس موقعہ پر منعقد ہونے والی تقریبات میں شرکت سے معذرت خواہ ہیں۔

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی سنبھلی (www.najeebqasmi.com)